محسوسات

روزِ روشن میں بھی بے نور ہیں گلیاں یارو
ایسے شہروں سے تو اچھے ہیں بیاباں یارو

عرصۂ دہر میں اک حشر ہے برپا ہر سو
زندگی موت سے ہے دست و گریباں یارو

یہ بھی ہے عقلِ فسوں گر کی کرشمہ سازی
اپنے سائے سے بھی انساں ہے گریزاں یارو

ظلمتِ غم کا کسی طور تسلط ٹوٹے !!
دل کے داغوں کو کرو اور نمایاں یارو

خوں سے لکھو، کہ اسے نوکِ مژہ سے لکھو
قصۂ درد کا ہے ایک ہی عنواں یارو

صحنِ گلزار میں دیکھے ہیں بہر سو کانٹے
اب کے دیکھا ہے عجب رنگِ بہاراں یارو !

لاکھ بدنام سہی، پھر بھی وفا کیش تو ہے
کم ہیں اس دور میں راسخ سے بھی انساں یارو

جناب راسخ عرفانی